

جناب جنرل مرزا اسلم بیگ
سابق سربراہ افواج پاکستان

پاکستان کے خلاف عالمی سازشوں کا جال؟

پاکستان پر الزام ہے کہ افغانستان میں دخل اندازی ہو رہی ہے جسے روکنے میں پاکستان ناکام ہے جبکہ خود پاکستان کے خلاف سازشوں کا سلسلہ جاری ہے جسے دیکھ کر خوف آتا ہے کہ ان سازشوں کے پیچھے ان ممالک کا بھی ہاتھ ہے جو ہمارے دوست تصور کئے جاتے ہیں۔ ان سازشوں کا آغاز اکتوبر 2001 میں افغانستان پر قبضہ کرنے کے بعد شروع ہوا جب کابل کے شمال میں جبل السراج کے مقام پر ایک جاسوسی کا بڑا مرکز قائم کیا گیا۔ اس سے قابض فوجوں کو بہت تقویت ملی لیکن پھر بھی وہ کابل، قندہار اور چند ہوائی مستقروں کے علاوہ افغانستان میں اپنے قدم جما نے میں ناکام رہی ہیں۔ شمال میں ہرات سے مزار شریف اور بدخشاں تک کے علاقے جنگی سرداروں کے قبضے میں ہیں جبکہ جنوب میں پاکستان سے ملحقہ علاقے طالبان کی عملداری میں ہیں جس سے افغانستان کی بگڑی ہوئی معاشرتی حالت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ مرکزی حکومت کی حاکمیت کمزور ہونے کے سبب افغانستان میں سمگلروں، منشیات کے سوداگروں، سازشیوں اور این جی اوز کو اپنی سرگرمیوں کیلئے ہر قسم کی آزادی حاصل ہے۔

امریکہ اور بھارت نے 2005 میں سٹریٹجک پارٹنرشپ (Strategic Partnership) کا معاہدہ کیا تھا جس کے اہداف میں سرفہرست "چین کی تیزی سے بڑھتی ہوئی عسکری اور اقتصادی قوت کو روکنا اور کم کرنا اور علاقے میں بڑھتے ہوئے اسلامی انجہا پسندی کے خطرے کا مؤثر سد باب کرنا تھا۔" چونکہ دلوں ممالک کے مقاصد ایک دوسرے سے ہم آہنگ تھے اس لیے ان کیلئے ان ہر دو اہداف کا حصول یکساں اہمیت کا حامل تھا۔ اب انہیں افغانستان میں فوجی کارروائیوں کے نتیجے میں بڑھتی ہوئی اتھری سے نشینے کیلئے ایک جامع اور موثر اٹلی جنس نیٹ ورک کی ضرورت تھی تاکہ پاکستان اور دیگر ہمسایہ ممالک مثلاً چین، روس، وسطی ایشیائی ممالک اور ایران کو غیر مستحکم کیا جاسکے۔ اس کام کو آسان بنانے کیلئے امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے اعلان کیا کہ "افغانستان جو جغرافیائی اعتبار سے وسطی ایشیا کا ایک حصہ رہا ہے، اسے اب جنوبی ایشیا کا حصہ سمجھا جائے گا۔" اس اعلان کے پس پردہ کارفرما حکمت یہ تھی کہ بھارت کے لئے افغانستان تک مداخلت آسان ہو جائے اور وہ اپنی مرضی کا کردار ادا کر سکے اور اس قابل ہو سکے کہ افغانستان کو ہمسایہ ممالک کے خلاف جاسوسی کے اڈے کے طور پر استعمال کر سکے۔ اسی مقصد کیلئے پورے افغانستان میں ایک انٹیلی جنس نیٹ ورک قائم کر دیا گیا ہے جو کئی سالوں سے پوری طرح فعال ہے اور پاکستان میں خصوصاً متعدد دہشت گردی کے واقعات کا ذمہ دار ہے۔

افغانستان کے اندر قائم اس اٹلی جنس نیٹ ورک کی نشاندہی کیلئے ہمارے پاس جو معلومات ہیں وہ ناکافی ہیں لیکن پھر بھی مہذب دنیا کی اپنے مفادات کیلئے کھیلی جانے والی "گریٹ گیم" کی مگر ہیں کھولتی ہیں۔ اس ادارے کا مرکز جبل السراج میں واقع ہے جس کا نظام سی آئی اے، راء، موساد، ایم آئی۔۶ اور بی این ڈی (جرمن اٹلی جنس کا ادارہ) مشترکہ طور پر چلاتے ہیں۔ یہ پختہ عمارتوں، اونچے اونچے انشیا اور جدید ترین الیکٹرانک سہولتوں سے مزین ایک وسیع رقبے پر پھیلا ہوا بڑا مرکز بن گیا ہے۔ سرربی اور قدھار میں قائم اس کی ذیلی برانچیں کس طرح پاکستان کے خلاف کام کرتی ہیں اور فیض آباد میں قائم شاخ چین کے خلاف، مزار شریف کی برانچ روس اور وسطی ایشیائی ممالک کے خلاف اور ہرات میں قائم برانچ ایران کے خلاف سرگرم عمل ہے۔ سازشوں کا ایک خوفناک کھیل کھیلا جا رہا ہے جو بڑی تشویش کا باعث ہے۔ آئیے اس ادارے کے کام کرنے کے طریق کار کا ایک سرسری سا جائزہ لیں:

پاکستان کے خلاف: ایک اٹلی جنس چوکی سرربی میں قائم ہے جس کا سربراہ ایک بھارتی جنرل ہے جو کہ بارڈر روڈ آرگنائزیشن (Border Road Organization - BRO) کا انچارج ہے۔ اس کے ماتحت غزنی، خوست، گردیز، جلال آباد، اسد آباد، واخان اور فیض آباد میں ذیلی شاخیں قائم ہیں۔ بی آراو نے سرربی سے اسد آباد تا فیض آباد ایک سڑک تعمیر کی ہے جو کہ ہر موسم میں یکساں کارآمد ہے۔ سرربی میں قائم ادارے کی پاکستان کے سرحدی صوبے NWFP میں تحریمی کاروائیوں کی ذمہ داری ہے۔ وطن دشمن پاکستانیوں کو اس مقام پر ملک میں تحریمی کاروائیوں اور عدم استحکام پھیلانے کیلئے باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے۔ واخان کے علاقے میں الیکٹرانک سسٹم کی جدید ترین سہولتوں سے آراستہ متجدد واڈے قائم ہیں تاکہ وہ پاکستان، چین، ازبکستان اور تاجکستان پر نظر رکھ سکیں اور دہشتگردی کے منصوبے بنا سکیں۔..... قدھار کے مقام پر دوسری چوکی قائم ہے جسکی ذیلی شاخیں لشکر گاہ اور تادہ (Nawah) میں قائم ہیں اور ان کا ہدف صوبہ بلوچستان ہے۔ بلوچستان کے وطن دشمن عناصر اور بلوچستان لبریشن آرمی (BLA) کو لشکر گاہ میں تربیت دی جاتی ہے اور ان عناصر کی ہر ممکن مدد کی جاتی ہے۔ ان کا خصوصی ہدف گوادر، سینڈک اور حب میں مختلف منصوبوں پر کام کرنے والے چینیوں کو نشانہ بنانا ہے۔ پاکستانی ساحلوں پر واقع حیوانی اور کلاست کے مقامات پر مقیم امریکی، بلوچستان لبریشن آرمی کو تعاون مہیا کرتے ہیں اور ملک کے اندر عدم استحکام پیدا کرنے کے منصوبے بناتے ہیں اور پاکستان و ایران کے خلاف کاروائیوں میں بھرپور مدد فراہم کرتے ہیں۔

پاکستان میں واقع مندی چوکی سے ایران کے خلاف بھی کاروائیاں کی جاتی ہیں۔ جبکہ بحیرہ عرب میں موجود امریکی بحریہ اور مسقط کے اٹلی جنس کے اڈے ان کی ہر طرح کی راہنمائی اور مدد کیلئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ حیوانی اور کلاست کی ساحلی سہولیات پاکستان نے افغانستان میں کارروائی کیلئے خود امریکہ کو دی تھیں جو امریکہ اب پاکستان اور ایران کے خلاف تحریمی کاروائیوں کیلئے استعمال کر رہا ہے۔ چین کے خلاف: فیض آباد (پنجشاں) میں واقع اٹلی جنس کی برانچ جہاں پر تقریباً ۳۵۰ کے لگ بھگ بھارتی مسلمان سپاہی، انجینئرز اور کارکنے کام کرتے ہیں، اس کا مقصد

چین کے صوبے سکیا نگ کے باغیوں کو چین میں تخریبی کاروائیوں کیلئے تربیت فراہم کرتا ہے۔ بھارتی علماء ان کی روحانی تبلیغ پر مامور ہیں جو یہ تاثر دیتے ہیں کہ فیض آباد کا ادارہ پاکستان چلا رہا ہے۔ حال ہی میں بھارت کو تاجکستان کے اندر لگائی گئی (Kalai Kamli) کے مقام پر فوجیں تعینات کرنے کی جو سہولت دی گئی ہے اس کے سبب تاجکستان اور ازبکستان میں بھارت اپنی من مرضی کے مطابق تخریبی کاروائیاں کرنے کیلئے آزاد ہوگا۔

روس کے خلاف: حزار شریف میں قائم اڈا سی آئی اے، را، موساد اور بی این ڈی کے زیر سایہ کام کرتا ہے اس کا مقصد چین اور ترکمانستان کے وطن دشمن عناصر کو تربیت فراہم کرنا ہے۔ رشید دوستم اور احمد ضیاء مسعود ازبکستان اور تاجکستان میں تخریبی کاروائیوں کے بہت متحرک کردار ہیں۔..... ایران کھلاف فرح میں قائم اڈے کا انتظام سی آئی اے، را اور موسادل کر چلاتے ہیں۔ اس مقام سے اور پاکستان میں واقع کلامت، جیوانی اور مند کے مقامات سے ایران کے اندر تخریبی کاروائیاں کی جاتی ہیں۔ ان کاروائیوں کے نتیجے میں گزشتہ چند سالوں میں ایران کے بہت سے سکیورٹی اہلکار شہید ہو چکے ہیں۔ دہشت گرد تنظیم جند اللہ کو ایران میں اس قسم کی کاروائیاں کرنے کیلئے ہر قسم کا تعاون مہیا کیا جاتا ہے۔..... دلچسپ بات یہ ہے کہ اس سازشی منصوبے میں جن مقامات کا تذکرہ کیا گیا ہے اور جنہیں سازش کے اڈوں کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے انہیں انٹرنیشنل قوانین کا درجہ دیا گیا تاکہ تخریبی کاروائیوں کو سفارتی تحفظ مہیا ہو۔ پاکستان اور ایران پر اکثر و بیشتر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرتے ہیں۔ حالانکہ معاشرتی انصاف اور انسانی حقوق کی علمبردار قوتیں افغانستان میں انسانیت سوز کاروائیوں کے ساتھ ساتھ ہمسایہ ممالک میں عدم استحکام پیدا کرنے کی خود مرکب ہو رہی ہے۔ یہ نام نہاد مہذب قومیں مشترکہ طور پر افغانستان پر ناجائز فوجی تسلط قائم کئے بیٹھی ہیں۔ پاکستان اور دیگر ہمسایہ ممالک کو غیر مستحکم کرنے کیلئے افغانستان کی خود مختاری کو پامال کرنے کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ کیا بھارت امریکہ اور نیٹو کے مابین سٹریٹجک پارٹنرشپ کا یہی مقصد تھا؟

افغانستان میں تخریب کاری کے اس بین الاقوامی نیٹ ورک کے متعلق معلومات ہماری اپنی تحقیق اور مطالعے پر مبنی ہیں جن کی توثیق ضروری ہے۔ حکومت پاکستان کے پاس کہیں زیادہ اور معتبر معلومات موجود ہوں گی لیکن حیران کن امر یہ ہے کہ غیر ملکی سازشیوں اور مفاد پرستوں کے ہاتھوں اس قدر نقصان اٹھانے کے باوجود پاکستانی حکومت گہری نیند سے اب بیدار ہوئی ہے۔ حکومتی اہلکار چینوں کے قتل میں غیر ملکی ہاتھ کے ملوث ہونے کی نشاندہی کر رہے ہیں جبکہ قومی اسمبلی میں سی آئی اے کے اس کا ذکر مددگار نہیں لایا گیا ہے۔ اس حقیقت سے پردہ اٹھانے میں اس قدر تاخیر کیوں کی گئی؟ اپنے قومی مفادات کے تحفظ کے فرائض سے مجرمانہ غفلت کیوں برتی گئی؟ جبکہ ہمارے دشمن ہمارے خلاف سازشوں کے جال بنتے چلے جا رہے ہیں جس سے ہماری قومی سلامتی ایک سوالیہ نشان بن کر رہ گئی ہے۔ الیکٹرونک

جس کا قول ہے "قوت برداشت کی آخری حد تک وہی پہنچتے ہیں جن میں قوت ارادی کی کمی ہوتی ہے۔"